اَلْفَتحُ الْمُبِین

مؤلف
حضرت علامہ مفتی عبد الرحیم سکندری
شیخ الحدیث مدرسہ صبغۃ الہدیٰ شاہ پور چاکر ضلع سانگھڑ سندھ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی ○ پاکستان

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ

بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں تو حق، باطل کا بھیجہ
نکال دیتا ہے اور وہ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے اور اے
باطل پرستو، تمہارے لیے ہلاکت ہے ان نازیبا باتوں کے
باعث جو تم بیان کرتے ہو۔

اَلفتحُ المُبین

فی ردِّ اعتراض المعترضین

مؤلف
حضرت علامہ مفتی عبدالرحیم سکندری
شیخ الحدیث [illegible]

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	الفتح المبین فی رد اعتراض المعترضین
مصنف	حضرت علامہ مفتی عبدالرحیم سکندری
معاون	علامہ مفتی نورالنبی سکندری
سال اشاعت	ستمبر 2006ء
تعداد	ایک ہزار
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1Z 88
قیمت	90 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔7221953 فیکس:۔042-7238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔7225085-7247350

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:021-2212011-2630411۔ فیکس:۔021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

فہرست

میں تم جیسا نہیں ہوں۔ میں کسی ایک کی مانند نہیں ہوں''۔

صحیح بخاری کی ایک روایت ان الفاظ میں مروی ہے وایکم مثلی۔ تم میں کون ہے جو میری مثل ہو؟ اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

كان رسول الله اذا امرهم امرهم من الاعمال بما يطيقون
قالوا انا لسنا كهيئتك يا رسول الله صلى الله عليه وسلم

(صحیح بخاری، صفحہ 7، جلد اول)

''رسول اللہ ﷺ صحابہ کو کوئی حکم دیتے تھے تو اس طرح کے اعمال کا حکم دیتے جن کی وہ طاقت رکھتے ہوں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان عرض کیا کرتے تھے کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے مثل نہیں ہیں''۔

مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ ہماری مثل نہیں ہیں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بھی عقیدہ تھا کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی مثل نہیں ہیں مگر بدنصیبی ہے۔ نجدی، وہابی، دیوبندیوں کی جن کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم بھی ہم جیسے ہی آدمی ہیں۔ جس سے ارشادات رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تکذیب اور تنقیص شان رسالت ہوتی ہے جو صریح گمراہی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک

آیت مبارکہ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کا صحیح مطلب

معترض نے باعث تخلیق عالم، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو اپنے جیسا بشر سمجھتے ہوئے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کا معنی یہ لکھا ہے ''اے نبی! کہو کہ میں تم جیسا ہی آدمی ہوں''۔

(صفحہ 35)

اس لئے فقیر اس گمراہ کن غلط عقیدہ کی تردید کے لئے آیہ مبارکہ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کا صحیح مفہوم قرآن وحدیث کی روشنی میں بالاختصار واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہے۔

واضح رہے کہ نصوص قرآن مجید اور احادیث سے رسول اللہ ﷺ کا بشر ہونا ثابت

ہے۔ حضور کی بشریت کا مطلقاً انکار قرآن وحدیث کا انکار ہے۔ ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سب بشر تھے اور مرد۔ نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت۔ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے انسان کا وجود نہ تھا بلکہ سب انسان انہی کی اولاد ہیں۔ اسی وجہ سے انسان کو آدمی کہتے ہیں۔ یعنی اولاد آدم اور حضرت آدم علیہ السلام کو ابوالبشر۔

حضرت امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ البشرۃ کے معنی انسان کی جلد کی اوپر کی سطح اور ادمۃ کے معنے باطنی سطح کے ہیں۔ قرآن میں جہاں کہیں انسان کی جسمانی بناوٹ اور ظاہری جسم کا لحاظ کیا ہے تو ایسے موقعہ پر خاص کر اسے بشر کہا گیا ہے۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ '' کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں'' کہہ کر اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ بلاشبہ بشری تقاضوں میں سب انسان برابر ہیں مگر معارف جلیلہ اور اعمال جمیلہ کے لحاظ سے ان میں تفاوت رتبی پایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ان معارف واعمال کے ساتھ مخصوص فرما کر سرفراز کر دیتا ہے۔ چنانچہ جملہ یوحی الی میں اس حقیقت پر تنبیہ کی ہے کہ میں تم میں صرف وحی الٰہی کے ساتھ ممتاز ہوں۔ (مفردات القرآن)

واضح ہوا کہ حضور سرکار دوعالم ﷺ بظاہر جسمانی بشریت کے لحاظ سے بنی آدم ہیں۔ بشری تقاضوں میں سب انسانوں جیسے ہیں۔ لیکن بحقیقت، حضور کی بشریت کسی بھی بشر کے مثل نہیں اور محال ہے کہ کوئی بھی بشر حضور کا مثل ہو جو کوئی کسی صفت خاصہ میں کسی کو حضور کا مثل بتائے، گمراہ ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا ہے اور حضور کے نور سے ساری مخلوق پیدا کی ہے۔ جیسا کہ حدیث جابر کی روایت سے بالوضاحت ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور، اپنے نور سے پیدا کیا۔ پھر میرے نور سے عرش وکرسی۔ لوح وقلم ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ چاند، سورج، ستارے، ملائکہ، جن وانس وغیرہم تمام مخلوق کو پیدا کیا۔ یہ حدیث دیوبندیوں وہابیوں کے پیشواء مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی ''نشر الطیب'' میں نقل کر کے فائدہ میں کہا ہے: اس

حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہوا'' الخ۔

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام، ابوالبشر ہیں اور حضور ﷺ ابوالخلائق ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام اور تمام بشر، خاکی ہیں مٹی سے پیدا ہوئے ہیں اور مٹی بھی حضور ﷺ کے نور سے پیدا ہوئی ہے۔ تو ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت کسی بشر کے مثل نہیں۔ بہ ظاہر بشر ہونے کے باوجود نور من نور اللہ ہیں۔ آپ کی بشریت نوری ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کا مظہرہ بنایا وحی سے ممتاز کیا، مرتبہ محبوبیت کبریٰ سے سرفراز کیا کہ آپ نے فرمایا: الا وانا حبیب اللہ (ترمذی شریف، صفحہ 202، جلد 2) سن لو میں اللہ کا حبیب ہوں۔

آپ کی محبوبیۃ کبریٰ کے بارے میں علامہ علی قاری فرماتے ہیں:

ثم من المعلوم انہ لولا نور وجودہ وظہور کرمہ وجودہ لما خلق الافلاک ولا اوجد الا ملاک فھو مظھر للرحمۃ الالھیۃ التی وسعت کل شیء من الحقائق الکونیۃ المحتاج الی نعمۃ الایجاد ثم الی منحۃ الامداد

(شرح شفا لعلی القاری، صفحہ 37، جلد 1)

''اور یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ آپ کا ظہور نہ ہوتا تو یہ افلاک واملاک بھی نہ ہوتے پس آپ کی ذات اس رحمت الٰہیہ کا کامل مظہر ہے اور ہر اس چیز کو محیط ہے جو اپنی ایجاد وتخلیق اور ظہور ووجود میں آپ کی محتاج ہے''۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (مائدہ)

''بے شک اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب''۔

حضرت علامہ ملا علی قاری محدث رحمۃ اللہ علیہ ''شرح شفا'' میں فرماتے ہیں کہ نور اور کتاب مبین دونوں حضور ہی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ مظہر ذات، مظہر صفات، مظہر احکام و

اخبار ہیں لہٰذا یہ عطف تفسیری بھی ہو سکتا ہے''۔

''تفسیر جلالین'' میں ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ هو النبی صلی اللہ علیہ وسلم وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ

''نور وہ نبی ﷺ ہیں اور کتاب قرآن مبین ہے''۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں علامہ صاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

سمی نوراً لانہ اصل کل نور حسی و معنوی (تفسیر صاوی)

''اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ''نور'' فرمایا اس لئے کہ ہر نور حسی ومعنوی کی اصل ہیں''۔

تفسیر روح المعانی میں اس آیۃ مبارکہ کے تحت فرمایا:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ، نور عظیم وھو نور الانوار والنبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم

''اس کے معنے یہ ہیں کہ حضور ﷺ نور عظیم ہیں صرف ہدایت کا نور نہیں بلکہ حضور نور الانوار ہیں یعنی تمام نوروں کا نور ہیں اور نور حضور ﷺ کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بلکہ بنفس نفیس خود نبی مختار ﷺ ہی تمام نوروں کا نور ہیں''۔

واضح ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی نورانیت حقیقی اور جسمانی ہے۔ آپ ایمان ومعانی یعنی ذات وصفات دونوں کے جامع ہیں۔ نور مطلق بن کر تشریف لائے یعنی حضور ﷺ ایسا نور ہیں جس کے ساتھ کوئی قید نہیں۔ اس سے یہ واضح ہے کہ حضور ﷺ علی الاطلاق نور ہیں۔ ہدایت کا نور، علم کا نور، ایمان کا نور، جسم کا نور، جان کا نور، زمین کا نور، آسمان کا نور، عرش کا نور، فرش کا نور، لوح وقلم کا نور، ملائکہ کا نور، المختصر تمام مخلوق کا نور ہیں۔

حدیث جابر میں حضور نے فرمایا:

یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ۔ (نیز)

عن ابن عباس ان اللہ عزوجل خلقنی من نورہ

(مسند فردوس دیلمی جلد 1، صفحہ 171)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا بے شک مجھ کو اللہ عزوجل نے اپنے نور سے پیدا فرمایا ہے"۔

حضور ﷺ کے نور من نور اللہ ہونے کا مطلب

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور سے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور اللہ تعالیٰ کا خاص جلوہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نور کا بعض حصہ نہیں ہیں۔ یہ من تبعیضیہ نہیں بلکہ شرافت پر دلالت کرتا ہے جیسے نفخت فیہ من روحی یا عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ہے روح منہ نجدی اور دیوبندی وہابی حضور ﷺ کے نور ہونے کا انکار کرتے ہوئے اور قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کے ظاہری الفاظ کے تحت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی بشریت کے مثل بشر مانتے ہیں۔ جو نص قرآن اور احادیث صحیحہ کا صریح انکار ہے۔ پس جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت کا مطلقاً انکار کفر ہے۔ اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کا مطلقاً انکار بھی بے دینی و گمراہی ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

حضور ﷺ کی بشریت کسی بشر کے مثل نہیں

گزشتہ صفحات میں قرآن و حدیث سے ثابت ہو چکا کہ سرکار دو عالم ﷺ نور من نور اللہ ہیں اور بے مثل ہیں۔ اب تمام نجدی وہابیوں کے اس باطل عقیدہ کی تردید مقصود ہے۔ جو قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ سے غلط استدلال کر کے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عام بشر جانتے اور خود کو بلحاظ بشریت حضور ﷺ کے مثل مانتے ہیں۔ جب کہ قرآن و حدیث سے یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مخلوق میں سے کسی کے مثل نہیں، نہ مخلوق میں سے کوئی حضور ﷺ کے مثل ہو سکتا ہے۔ اسی عقیدہ پر اجماع امت ہے۔ اور اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ سے مراد یہ ہے کہ میں ظاہر صورت بشری میں تم جیسا ہوں کہ مجھ پر

بشری اعراض و امراض طاری ہوتے ہیں اور صورت خاصہ میں کوئی بھی آپ کا مثل نہیں

(خزائن العرفان)

آپ اس چیز میں مثل ہیں کہ آپ نے فرمایا میں خالص بندہ ہوں مجھ میں الوہیت کا شائبہ نہیں۔ نہ خدا ہوں، نہ خدا کا جزو، نہ خدا کا بیٹا بھائی وغیرہ بلکہ خاص بندہ ہوں۔ سرکار دو عالم ﷺ سے اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کا اعلان اس لئے کرایا گیا کہ چونکہ آپ کے لباس بشریت میں ظہور کے باوجود آپ کی صفات و خصوصیات تمام بنی نوع بشر کی خصوصیات و صفات سے بالا و برتر اور بے مثل ہیں آپ کے معجزات تمام انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات سے عظیم و بے نظیر ہیں اس لئے آپ سے عبدیت کا اقرار کرایا گیا کہ کہیں لوگ آپ کو بھی یہود و نصاریٰ کی طرح ابن اللہ یا خدائی میں شریک نہ سمجھنے لگیں۔ چنانچہ علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

قلت فیہ سد الباب الفتنۃ التی بہا النصاری حین راوا عیسی یبرئ الاکمہ والابرص ویحیی الموتی وقد اعطی اللہ تعالیٰ لنبینا صلے اللہ علیہ وسلم من المعجزات اضعاف ما اعطی عیسی علیہ السلام فامرہ باقرار العبودیۃ وتوحید الباری لا شریک لہ (تفسیر مظہری صفحہ 77، جلد اول)

"میں کہتا ہوں کہ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کہنے سے اس فتنہ کا دروازہ بند کیا گیا ہے جس فتنے میں نصاریٰ مبتلا ہو گئے تھے کہ جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مادر زاد نابیناؤں کو بینا کر رہے ہیں کوڑھیوں کو تندرست کر رہے ہیں اور مردوں کو زندہ کر دیتے ہیں۔ تو نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ کہنا شروع کر دیا۔ اور بے شک ہمارے نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت زیادہ اور عظیم معجزے عطا فرمائے ہیں۔ تو اس لئے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اپنی عبدیت کا اقرار کریں اور باری تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان

فرمائیں کہ وہ لاشریک لہ ہے"۔

تا کہ آپ کی تواضع کے اعلان کو دیکھ کر، لوگ آپ کو نصاریٰ کی طرح ابن اللہ نہ کہنے لگ جائیں یا آپ کو خدائی میں شریک نہ ٹھہرالیں۔

بفضل اللہ تعالیٰ عزاسمہٗ و بفضل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کہ سادات مسجد لاڑکانہ میں فقیر کی تقریر و بیان پر مولوی علی محمد صاحب کے اعتراضات کے جوابات تکمیل پذیر ہو گئے۔

فالحمد للہ علی ذالک والصلوۃ والسلام علی حبیبہ سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین سید الاولین والآخرین سیدنا و مولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ آمین

حررہ الفقیر محمد عبدالرحیم سکندری

مہتمم مدرسہ صبغۃ الہدیٰ۔ شاہ پور چاکر ضلع سانگھڑ (سندھ)

25 رمضان المبارک 1415 ہجری۔ مطابق 26 فروری 1995ء